## استفتاء

کیافرماتے ہیں مفتیانِ کرام ان مسائل کے بارے میں :

1۔ حرم شریف میں باجماعت نماز ادا کرنے پر ایک لاکھ نماز کا ثواب ہے، حدودِ میقات میں کسی مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب کتنا ہے ؟

2۔ مسجد قباء میں روزانہ دو رکعت نفل پڑھنے سے عمرہ کا ثواب ملتا ہے یا ایک مرتبہ پڑھنے پر بھی عمرہ کا ثواب ہے ؟

مستفتی: فیض اللہ

03006740373

---

## الجواب باسم ملهم الصواب

1۔ پورے حرم میں کسی بھی جگہ جو بھی عبادت کی جائے، احادیث طیبہ کے مطابق اس کا ثواب لاکھ گنا ہوتا ہے، مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حدودِ حرم میں مسجد اور غیر مسجد دونوں جگہ نماز کا ثواب برابر ہے بلکہ مسجد حرم کی نماز، مسجد غیر حرم سے لاکھ گنا افضل ہے اور حدودِ حرم میں مسجد کی نماز غیر حرم میں مسجد کی نماز سے اور حدودِ حرم میں گھر میں ادا کردہ نماز، غیر حرم کی گھر میں ادا کردہ نماز سے لاکھ گنا افضل ہے، البتہ عورت کی حدودِ حرم میں اپنے گھر یا مقام پر ادا کردہ نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہوتا ہے۔(احسن الفتاوی: 34/3)

2۔ مسجد قباء میں کوئی بھی نماز ادا کی جائے تو اس پر عمرہ کے برابر ثواب ہوتا ہے خواہ فرض نماز ہو یا نفل، ایک مرتبہ پڑھے یا روزانہ ادا کرے۔

**کما في الدر المختار وحاشية ابن عابدين: (525/2)**

وجاءت أحاديث تدل على تفضيل ثواب الصوم وغيره من القربات بمكة إلا أنها في الثبوت ليست كأحاديث الصلاة فيها اهـ باختصار. وذكر ابن حجر في التحفة أنه صح في الأحاديث بتكرار الألف ثلاثا، كذا كتبه بعض المحشين. وذكر البيري في شرح الأشباه في أحكام المسجد أن المشهور عند أصحابنا أن التضعيف يعم جميع مكة بل جميع حرم مكة الذي يحرم صيده كما صححه النووي.

دارالافتاء
23/10
۲۰/۲/۱۴

Scanned by CamScanner

**وفی سنن الترمذي لمحمد الترمذي (145/2)**

قال حدثنا أبو الأبرد مولى خطمة أنه سمع أسيد بن ظهير الأنصاري وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: الصلاة في مسجد قباء كعمرة..

**وفی تحفة الأحوذي للمباركفوري (235/2)**

قوله الصلاة في مسجد قباء كعمرة أي الصلاة الواحدة فيها يعدل ثوابها ثواب عمرة

**وفی عمدة القاري شرح صحيح البخاري (466/11، بترقيم الشاملة آليا)**

وروى الترمذي وابن ماجة من حديث أسيد بن ظهير الأنصاري وكان من أصحاب النبي يحدث قال الصلاة في مسجد قباء كعمرة وروى النسائي وابن ماجة من حديث أمامة بن سهيل بن عنيف عن أبيه عن النبي قال من خرج حتى يأتي المسجد مسجد قباء فيصلي فيه كان له عدل عمرة وروى الطبراني من رواية يزيد بن عبد الملك النوفلي عن سعيد بن إسحاق بن كعب بن عجرة عن أبيه عن جده أن رسول الله قال من توضأ فأسبغ الوضوء ثم عمد إلى مسجد قباء لا يريد غيره ولا يحمله على الغدو إلا الصلاة في مسجد قباء فصلى فيه أربع ركعات يقرأ في كل ركعة بأم القرآن كان له كأجر المعتمر إلى بيت الله

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: بندہ احمد حسن عفی عنہ

دار الافتاء صادق آباد

13/صفر المظفر 1440ھ بمطابق 23/ اکتوبر 2018ء

دستخط: حضرت مفتی **محمد ابراہیم** صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

مفتی

ستخط: مفتی **احسن عزیز** صاحب مد ظلہم

الجواب صحیح

عفی عنہ

١٤٤٠/٠٢/١٣ھ

دستخط: مفتی **طارق بشیر** صاحب مد ظلہم

الجواب صحیح

دار الافتاء

23/10

نوٹ: ١۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

٢۔ ادارہ کسی بھی قانونی وغیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔


- Cell No: 0302-7002111
- 0344-3387879
- Whats App: 0302-7002111
- E-mail: sheriainbiz@gmail.com


- دار الافتاء سے فرقہ وارانہ یا اختلافی مسائل کا جواب نہیں دیا جاتا۔
- خدمت بلا معاوضہ۔

Scanned by CamScanner